Cambridge Assessment International Education

Cambridge O Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER

CANDIDATE NUMBER

9238154867

SECOND LANGUAGE URDU **3248/01**

Paper 1 Reading and Writing **May/June 2024**

1 hour 45 minutes

You must answer on the question paper.

No additional materials are needed.

INSTRUCTIONS

- Answer **all** questions.
- Use a black or dark blue pen.
- Write your name, centre number and candidate number in the boxes at the top of the page.
- Write your answer to each question in the space provided.
- Do **not** use an erasable pen or correction fluid.
- Do **not** write on any bar codes.
- Dictionaries are **not** allowed.

INFORMATION

- The total mark for this paper is 50.
- The number of marks for each question or part question is shown in brackets [ ].

This document has **16** pages. Any blank pages are indicated.

NL 326865/4
© UCLES 2024

مشق نمبر: 1

درج ذیل عبارت پڑھیں اور صفحے کے دوسری طرف سوالات کے جواب لکھیں۔

مرزا اسداللہ خان غالب اردو زبان کے عظیم شاعر تھے۔ ان کی شاعری میں کمال یہ ہے کہ انہوں نے زندگی کے حقائق اور انسانی نفسیات کو گہرائی میں جاکر سمجھاہے۔ مرزا غالب بڑی بات کو بھی انتہائی سادگی سے عام لوگوں کے لیے بیان کردیتے تھے۔ مرزا غالب جس مشکل ترین دور میں پیدا ہوئے اس میں انہوں نے مسلمانوں کی ایک عظیم سلطنت کو ختم ہوتے اور بیرونی قوت کو وسیع و عریض ملک کے اقتدار پر چھاتے ہوئے دیکھا۔ غالباً یہی وہ پس منظر ہے جس نے ان کی نظر میں گہرائی اور فکر میں وسعت پیدا کی۔ مرزا غالب کا نام اسد اللہ بیگ خان تھا۔ باپ کا نام عبداللہ بیگ تھا۔ آپ دسمبر 1797ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے۔ غالب بچپن ہی میں یتیم ہو گئے تھے چنانچہ ان کی پرورش ان کے چچا مرزا نصر اللہ بیگ نے کی۔ 1810ء میں تیرہ سال کی عمر میں ان کی شادی امراؤ بیگم سے ہو گئی، جس کے بعد وہ اپنے آبائی وطن کو خیر باد کہہ کر دہلی آ گئے۔ شادی کے بعد مرزا کے اخراجات بڑھ گئے اور وہ مقروض ہو گئے۔ اس دوران انہیں مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جن سے مجبور ہو کر غالب نے شاہی ملازمت اختیار کر لی۔

مرزا غالب کی شاعری کسی خاص عمر یا زبان یا جغرافیائی علاقے تک محدود نہیں ہے۔ مرزا غالب کی شاعری میں وہ تمام احساسات موجود ہیں جو ہر دور کے پڑھنے والوں کے لیے ان کے جذبات کی ترجمانی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ مرزا غالب کی شاعری میں ہمیں دین اور دنیا سے جڑے بے شمار ایسے موضوعات ملتے ہیں جو ہمیں زندگی کی حقیقت کو سمجھنے اور اپنے اندر اعلیٰ صلاحیتوں کو پیدا کرنے کی ہمت دیتے ہیں۔

مرزا غالب بہت اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ جو بھی ایک مرتبہ ان سے مل لیتا، اسے ہمیشہ ان سے دوبارہ ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔ دوستوں کو دیکھ کر وہ باغ باغ ہو جاتے اور ان کی خوشی میں خوش اور ان کے غم سے غمگین ہوتے۔ جو خطوط انہوں نے اپنے دوستوں کو لکھے، ان کے ایک ایک حرف سے مہربانی، عنایت اور غم خواری صاف ظاہر ہے۔ ہر ایک خط کا جواب لکھنا وہ اپنے لیے فرض سمجھتے تھے۔ ان کا بہت سا وقت دوستوں کے خطوط کے جواب لکھنے میں صرف ہوتا تھا۔ بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی وہ خطوط کے جواب لکھنے سے باز نہ آتے تھے۔

© UCLES 2024

سوال نمبر 1–6

1 مرزا غالب کی شاعری میں کیا کمال ہے؟

[1] ....

2 مرزا غالب کی گہری نظر اور وسیع فکر کے کون سے 2 اسباب کا ذکر کیا گیا ہے ؟

....

[2] ....

3 مرزا غالب نے شادی کس عمر میں کی؟

[1] ....

4 مرزا غالب نے شاہی ملازمت کیوں اختیار کی؟

[1] ....

5 مرزا غالب کی شاعری سے دین اور دنیا کو سمجھنے میں کیا مدد مل سکتی ہے؟ 2 باتیں لکھیں۔

....

[2] ....

6 مرزا غالب کا بہت سا وقت خطوط لکھنے پر کیوں صرف ہوتا تھا؟

[1] ....

[کل: 8]

مشق نمبر: 2

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد نیچے دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

A آج کے دور میں فاسٹ فوڈ سب سے جلدی تیار ہونے والا کھانا ہے جو کہ ہوٹلوں اور ریسٹورنٹ وغیرہ میں بہت آسانی سے کم وقت میں دستیاب ہوتا ہے۔ کم عرصے میں فاسٹ فوڈ کی بے پناہ مقبولیت کی ایک وجہ شاید یہ بھی ہے کہ آج کل لوگ بہت مصروف ہو گئے ہیں اور ان کے پاس زیادہ وقت نہیں ہوتا۔ نہ صرف نوجوان نسل بلکہ بزرگ اور بچے سبھی فاسٹ فوڈ کھانا پسند کرتے ہیں۔ اگر ہم فاسٹ فوڈ کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اس کا آغاز اٹھارویں صدی میں امریکہ سے ہوا تھا۔ ابتدا میں فاسٹ فوڈ ذائقے میں اتنا اچھا نہیں ہوتا تھا اور لوگ اسے مجبوری میں ہی کھا کر گزارا کر لیتے تھے۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا، لوگوں کا رجحان نت نئے قسم کے برگر اور اس کی مختلف اقسام کی طرف بڑھنے لگا۔ دیگر دیسی کھانوں کے مقابلے میں ان کھانوں میں غذائیت کم ہوتی ہے اور یہ مہنگے بھی ہوتے ہیں۔

B عام طور سے لوگ سارا دن کام میں مصروف رہتے ہیں اور کام کے دوران اپنی خوراک کا دھیان نہیں رکھ پاتے، اس لیے جب اچانک بھوک کا احساس بیدار ہوتا ہے تو ہمارے ذہن میں کوئی بھی ایسی چیز کھانے کا خیال آتا ہے جس کا ذائقہ چٹ پٹا ہو اور وہ فوری دستیاب بھی ہو۔ ہماری اسی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اب ملک بھر میں سینکڑوں ایسے فاسٹ فوڈ کے کاروبار شروع ہو گئے ہیں جہاں رات دیر تک وہ سب کچھ ملتا ہے جس کی خوشبو سونگھتے ہی آپ بھوک نہ ہونے پر بھی با آسانی کھانے پر آمادہ ہو جائیں۔ ایسے ریسٹورنٹ ہر چھوٹے بڑے شہر میں عام ہو چکے ہیں۔ اور تو اور، اب آپ کو ان جگہوں پر جانے کی زحمت بھی نہیں کرنی پڑتی بلکہ اپنے فون پر ہی آپ یہ سب سامان منٹوں میں منگوا سکتے ہیں۔ کم وقت میں تیار ہونے والے کھانے ہمارا وقت تو بچا رہے ہیں لیکن یہ ہماری صحت کو بھی تباہ کر رہے ہیں۔

C فاسٹ فوڈ کے تقریباً تمام اقسام کے کھانوں میں بہت زیادہ کیلوریز موجود ہوتی ہیں، جو ایک شخص کی دن بھر کی اوسط مطلوبہ مقدار سے کہیں زیادہ ہوتی ہیں۔ ہمارا جسم ان اضافی کیلوریز کو ضائع کرنے یا جسم سے خارج کرنے کی بجائے انہیں چربی کی شکل میں جمع کر لیتا ہے۔ ایک طویل عرصے تک جسم میں بے پناہ اضافی کیلوریز کو جمع کرتے رہنے کا عمل خطرناک بیماریوں کو جنم دیتا ہے، جن میں جسم میں کولیسٹرول اور ہائی بلڈ پریشر کا بڑھ جانا سرفہرست ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق شوگر جیسی بیماری میں بھی دوسرے کئی عوامل کے ساتھ ساتھ فاسٹ فوڈ کا گہرا عمل دخل ہے۔ چند ماہرین نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ شوگر جیسی مہلک بیماری دراصل ہماری بے احتیاطی اور خوراک میں لاپرواہی کا ایک بڑا سبب ہے اور اس کا زیادہ تر تعلق ہماری غذا سے ہے۔ ان ماہرین کے مطابق اگر ہم اپنے کھانے پینے کی عادات بدل لیں تو ہم اس مہلک بیماری سے بچ سکتے ہیں۔

D بعض ماہرین صحت کی رائے کے مطابق فاسٹ فوڈ کا بہت زیادہ استعمال دماغ کی کارکردگی کو بھی متاثر کر سکتا ہے اور کچھ خاص قسم کے فاسٹ فوڈ آپ کی افسردگی کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔ فاسٹ فوڈ کی بہت ساری اقسام میں نمک کی زیادتی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ہمارے گردے بری طرح متاثر ہو سکتے ہیں۔ فاسٹ فوڈ کے منفی اثرات میں سے ایک اثر یادداشت میں کمزوری بھی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ زیادہ فاسٹ فوڈ کھانے آپ کی جلد کو بھی متاثر کر سکتے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ اگر ہمارا جسم اچھا کام کرے گا تو ہمارا ذہن بھی اچھا کام کرے گا۔ صحت بخش کھانوں کی حوصلہ افزائی کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھر میں سبزیاں اگانے اور ان کا زیادہ تر استعمال کرنے کو رواج دیں۔ ہر قسم کے میٹھے مشروبات کا استعمال کم سے کم کریں اور پیاس لگنے پر ہمیشہ پانی کو ترجیح دیں۔

سوال نمبر 7–15

نیچے دیے گئے جملوں (7تا15) کو غور سے پڑھیں۔ اس پیرا گراف (A–D) پر نشان لگائیں جس میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔
کس پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ۔۔۔۔۔۔

مثال: آج کل فاسٹ فوڈ ہر ہوٹل اور ریسٹورنٹ میں آسانی سے مل جاتا ہے۔

A ☑ B ☐ C ☐ D ☐

7 بعض قسم کے فاسٹ فوڈ کھا کر آپ افسردہ بھی ہو سکتے ہیں۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

8 کیا بچے اور کیا بوڑھے ہر عمر کے لوگ فاسٹ فوڈ کے دلدادہ ہیں۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

9 جسم میں چربی کی زیادتی ضرورت سے زیادہ کیلوریز لینے کا نتیجہ ہوتی ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

10 فاسٹ فوڈ کی خوشبو محسوس ہوتے ہی خوامخواہ انہیں کھانے کو دل کرتا ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

11 شروع شروع میں لوگ فاسٹ فوڈ صرف مجبوری کی حالت میں کھاتے تھے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

12 بعض ماہرین کے نزدیک شوگر کی بڑی وجہ کھانے میں بے احتیاطی ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

13 کمزور حافظہ بھی فاسٹ فوڈ کے جسم پر برے اثرات میں سے ایک ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

14 کم وقت میں تیار شدہ کھانا گھر بیٹھے بٹھائے مل جاتا ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

15 صحت مند دماغ کے لیے صحت مند جسم کا ہونا ضروری ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

[کل: 9]

مشق نمبر: 3

اویمیا کون گاؤں کے بارے میں مندرجہ ذیل مضمون پڑھیں اور دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

یوں تو دنیا میں کئی سرد علاقے موجود ہیں جہاں اکثر گرم علاقوں کے رہنے والے کبھی کبھار سردی کا مزہ لینے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر مقامات ایسے ہیں جہاں سردیوں میں تو واقعی کافی ٹھنڈ ہو جاتی ہے لیکن جونہی گرمی کا موسم آتا ہے، سردی بھی غائب ہو جاتی ہے اور سورج کی حرارت گرمی بن کر چبھنے لگتی ہے۔ دنیا میں بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں مسلسل سردی کا ہی موسم رہتا ہے۔

نارتھ پول سے تین ہزار کلو میٹر دور ایک ایسا گاؤں موجود ہے جہاں کم سے کم درجہ حرارت منفی 71 ڈگری سینٹی گریڈ تک گرجاتا ہے اور جنوری کے مہینے میں یہاں کا اوسط درجہ حرارت منفی 50 ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔ اس گاؤں کا نام 'اویمیا کون' ہے اور یہ دنیا کا سرد ترین علاقہ ہے۔ یہاں کے لوگ مستقل طور پر دنیا کے ٹھنڈے ترین علاقے میں رہنے کا اعزاز رکھتے ہیں۔ اس گاؤں میں 1920 کی دہائی میں پانچ سو افراد بسنے آئے تھے جو بنیادی طور پر چرواہے تھے اور انہوں نے اس گاؤں کو یہ نام دیا جس کا مطلب ہے 'وہ پانی جو کبھی جمتا نہیں'۔ یہاں کی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس علاقے میں کچھ گرم پانی کے ایسے چشمے ہیں جن کا پانی واقعی سارا سال نہیں جمتا۔

اس علاقے میں مستقل رہنا انتہائی مشکل اور دشوار گزار ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مری اور کوئٹہ جیسے علاقوں میں منفی 6 یا 7 ڈگری سینٹی گریڈ پر کاروبار زندگی رک جاتا ہے، جبکہ کراچی جیسے شہر میں تو 10 ڈگری سینٹی گریڈ میں بھی لوگ گھروں سے نکلنا کم کردیتے ہیں۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ اویمیا کون کے باسی اتنے سرد خطہ زمین پر زندگی کیسے گزارتے ہیں؟ بہت سے مہم جو افراد نے اس گاؤں کا دورہ کیا اور تقریباً سبھی نے اپنے سفر کے دوران دلچسپ واقعات اور حقائق پیش کیے۔ مشہور فوٹو گرافر اموس چیپل نے بتایا کہ جب وہ پہلی بار منفی 47 ڈگری سینٹی گریڈ میں عام لباس میں باہر نکلا تو اسے ایسا لگا کہ وہ بڑی تیزی کے ساتھ جم رہا تھا۔ اگر اس کا دوست مارٹن اسے بروقت کھینچ کر گرم گھر میں نہ لے جاتا تو شاید وہ وہیں قلفی بن جاتا۔ فوٹو گرافر نے بتایا کہ کام کے دوران سردی کی وجہ سے ان کے کیمرے کے مختلف حصے

بھی اکثر جم جاتے تھے۔ اس کے علاوہ گرم کپڑوں کی تہوں کے باوجود ہونٹوں کے درمیان موجود لعاب بھی جم جاتا جس سے کئی بار ہونٹ زخمی ہوئے۔

اس علاقے کا سفر کرنے والے دیگر افراد نے یہاں کے مخصوص رہن سہن کے بارے میں کئی دلچسپ باتیں بتائیں ہیں۔ یہاں زمین پر برف جمی ہونے کی وجہ سے گھر میں بیت الخلاء بنانا ممکن نہیں ہوتا، لہٰذا انہیں گھروں سے باہر ہی بنایا جاتا ہے۔ گاؤں کے سارے مویشیوں کو جمع کرکے رات کے وقت ایک ہی جگہ پر بند کیا جاتا ہے تاکہ وہ بھی گرم رہ سکیں۔ مویشیوں کو چرنے کے لیے ہری گھاس کی بجائے برف میں ڈھکی جھاڑیوں پر ہی گزارہ کرنا پڑتا ہے۔ شدید سردی کی وجہ سے مچھلی اور دیگر خوراک کے خراب ہونے کا کوئی خدشہ نہیں، لوگ بغیر ریفریجریٹر کے مہینوں انہیں اپنے پاس رکھتے ہیں۔ گاڑیوں کو گرم گیراج کے اندر رکھنا لازمی ہے کیونکہ اگر کوئی گاڑی کھلے آسمان تلے ہی بند کردی جائے تو اس کا دوبارہ اسٹارٹ ہونا مشکل ہوجاتا ہے، تاہم اگر باہر گاڑی کھڑی کرنا ضروری ہو تو لوگ اس کا انجن بند کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

گاؤں میں ایک بڑی دکان ہے لیکن اس میں ضرورت کا سارا سامان مل جاتا ہے اور تمام گاؤں والے یہیں سے خریداری کرتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے لوگوں کو کئی سہولتیں بھی مہیا کی گئی ہیں جیسا کہ گاؤں میں ایک ہیٹنگ سسٹم نصب کیا گیا ہے جس سے تمام گھروں کو سال بھر گرم رکھا جاتا ہے۔ حکومت نے گاؤں کے لیے ایک مخصوص بجلی گھر بھی بنا رکھا ہے۔ اس کے علاوہ جلانے کے لیے کوئلہ بھی متواتر مہیا کیا جاتا ہے۔ اویمیاکون نامی اس گاؤں میں سیاحوں کو درجہ حرارت سے آگاہ رکھنے کے لیے الیکٹرونک تھرما میٹر نصب کیا گیا مگر وہ منفی 62 ڈگری پر پھٹ گیا۔ ویسے تو دنیا کا سرد ترین مقام انٹارکٹیکا ہے مگر وہاں کوئی مستقل انسانی آبادی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اویمیاکون میں رہنے والوں کو دنیا کے سرد ترین مقام پر رہنے کا اعزاز دیا گیا ہے۔

سوال نمبر 16–19

اویمیا کون گاؤں کے بارے میں دیے گئے مضمون کو پڑھ کر مندرجہ ذیل سرخیوں کے تحت مختصر نوٹس تیار کریں۔

16 اویمیا کون کا کم ترین اور اوسط درجہ حرارت:

....

[2] ....

17 'اویمیا کون' کا مطلب اور نام دینے کی وجہ:

....

[2] ....

18 فوٹوگرافی کے دوران پیش آنے والے 2 مسائل:

....

[2] ....

19 اویمیاکون کے رہائشیوں کے زندگی گزارنے کے 3 منفرد انداز:

....

....

[3] ....

[کل: 9]

© UCLES 2024

مشق نمبر: 4

مشق نمبر تین میں اویمیاکون سے متعلق کچھ معلومات دی گئی ہیں۔

20 اب آپ اویمیاکون کے باسیوں کے مخصوص رہن سہن اور گاؤں میں حکومت کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات پر ایک خلاصہ لکھیں۔ آپ مشق نمبر تین میں بنائے گئے اپنے نکات سے مدد لے سکتے ہیں۔

خلاصہ تقریباً 100 الفاظ پر مشتمل ہو۔

جہاں تک ممکن ہو خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

خلاصے کے مواد کے 4 نمبر اور طرز تحریر اور صحیح زبان کے 6 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

.... [کل: 10]

مشق نمبر: 5

21 آپ نے ایک مقامی کالج میں داخلے کے لیے درخواست دی تھی جو منظور کر لی گئی ہے۔ اس کامیابی پر کالج کے پرنسپل کا شکریہ ادا کرنے کے لیے ایک ای میل لکھیں۔

اپنی ای میل میں مندرجہ ذیل نکات ضرور شامل کریں۔

- کالج میں آپ کے منتخب کردہ مضامین
- اسکول میں آپ کی تعلیمی کارکردگی
- غیر نصابی سرگرمیوں کے بارے میں رائے

آپ کی ای میل تقریباً **150** الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔
ای میل کے مواد کے لیے 6 نمبر اور صحیح زبان اور طرز تحریر کے 8 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

© UCLES 2024

[کل: 14]

© UCLES 2024

BLANK PAGE

© UCLES 2024

BLANK PAGE

© UCLES 2024

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of Cambridge Assessment. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is a department of the University of Cambridge.